

۱۶۶۱

شان نران مجید

تقریب

مولوی دوست محمد صاحب شاد مورخ احمدیت

(بر موقعتہ طلبہ سالانہ رپورٹ ۱۹۶۲ء)

ناشر

نظارت اشاعت لطیف پریس و تصنیف

طبع اول

۶۷۰۶۰۷۶

(ضمیمہ الاسلام پریس ریلوے)

شانِ قرآنِ مجید

ہے جمالِ دینِ قرآن اور بان پر مسلمان ہے
قمر ہے چاند اور دل کا ہمارا چاند قرآن ہے

جماعت احمدیہ کے بیانیہ دیوبند علیہ السلام کے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۶
دسمبر ۱۹۷۷ء میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاپر نے جو تقریر فرمائی اسکا
مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

نہایت پیاری نعمت

ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین، خاتم العارفین، خاتم المؤمنین، افضل الرسل
والاصفیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہمیں جو بے شمار نعمتیں عطا
ہوئیں ان میں سب سے افضل و اعلیٰ اور اعلیٰ و اتم اور نہایت پیاری اور عمدہ ترین
نعمت قرآن مجید ہے جو اس خدا سے ذوالجلال نے نازل فرمائی جو ربِّ محمد ہے
صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ اس لئے کہا ہوا کہ۔

اگر چہ رت تو ایک ہے مگر تخلیقاتِ عظیمہ اور ربوبیتِ عالمیہ
کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب سب کے اعلیٰ ہے۔
(چشمہ معرفت ص ۲۳۳)

مقامِ نزولِ قرآن

قرآن کریم کا نزول مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک کی مقدس سرزمین پر ہوا
جس میں ایک طرف خدا کا پہلا گھر اور انوارِ الہیہ کی تجلی گاہ اور عرفان کا مرکز ہے اور
دوسری طرف سب رسولوں کے سرتاج، صنادیقوں کے بادشاہ اور نبیوں کے
مشہد شاہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پایہ تخت واقع ہے اور ان کے درمیان
دو دعائی سوئیل کا وہ مقدس خطہ ہے جس کی خاک کے ایک ایک ذرہ کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک قدموں سے ہمدوش ثریا بنا دیا ہے۔
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احقر الغلمان اور مہدی اُمت
وعلیہ السلام، فرماتے ہیں:-

شَمْسُ الْمُهْدَى طَلَعَتْ لَنَا مِنْ مَكَّةَ

عَلَيْنَ الْمُهْدَى نَبَعَتْ لَنَا مِنْ حِجْدَاءِ

ہماری لئے آفتابِ ہدایت مکہ سے طلوع ہوا اور چشمہ سخاوت

غارِ حراء سے جاری ہوا۔

إِلَى الْآنَ أَنْوَارُ بَرَقَاتِهِ يَشْرِبُ

نُشَاهِدُ فِيهَا كُلَّ يَوْمٍ تَجَدُّدًا

مدینہ کی پھرتی زمین میں اب تک ایسے انوار ہیں جن میں ہم ہر
روز نئی تجلیات دیکھتے ہیں۔

ذکرات العادقین ص ۵۰ - (ترجمہ عربی مترجم ص ۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳)

جبریل امین کی تجلی عظیم

وحی قرآنی عربی میں ہوئی جو واحد الہامی زبان اور امّ اللسانہ ہے اور قرآن
کائزوں جبریل امین کی عدیم النظیر اور پر شوکت تجلی کی صورت میں ہوا چنانچہ بخاری
شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی وحی کے بعد ایک دن غار حرا سے
واپس گھر تشریف لارہے تھے کہ اچانک ایک آواز سنائی دی۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے سرف نگاہ دوڑائی مگر کوئی وجود نظر نہ آیا۔ آخر حضورؐ نے ادبہ نظر
اٹھائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں آپؐ پر خدا کا کلام لایا تھا
زمین و آسمان کی بے پناہ وسعتوں کے درمیان ایک عظیم الشان کرسی پر رونق افروز
ہے۔ (بخاری ابواب التفسیر باب بدء الوحی)

حضرت ہدیٰ موعودؑ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے

کہ :-

”خدا نے تم بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں
عنایت کی۔۔۔۔۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ یہ نہایت پیاری نعمت
ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔۔۔۔۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے
مقابل پر تمام بدایتیں بیچ ہیں۔ انجیل کا لسنہ والا وہ رُوح القدس

تھا جو کہ ترکی شکل پر ظاہر ہوا جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جس کو بلی بھی کچھ کھتی ہے۔ اسی لئے عیسائیوں کو بدن کمزوری کے کھڑے میں پڑنے لگے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کہوت پر تھا۔ مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سماء کو بھر دیا تھا۔
 (کشتی نوح طبع اول ص ۲۲-۲۵)

نور محمدی اور نور قرآنی

چونکہ ہر ایک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے اس لئے عقلی اور عینی اور اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس نبی کامل کو عطا ہوا تھا جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہوتا ہے اور جو کمالات تامہ کا مظہر ہے اور وہ مبارک کلام ہے جس سے سید و مولیٰ حضرت قائم الانبیاء و امام الاعدویا نے اپنے عظیم الشان کلام مبارک و مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے تھے جن کا پاک اور مقدس و عظیم الشان و مبارک کلام کے اعتبار سے قرآنی مبارک کلام عظیم ہے۔ چنانچہ حضرت باقر اعظم

چونکہ ہر ایک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے اس لئے عقلی اور عینی اور اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس نبی کامل کو عطا ہوا تھا جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہوتا ہے اور جو کمالات تامہ کا مظہر ہے اور وہ مبارک کلام ہے جس سے سید و مولیٰ حضرت قائم الانبیاء و امام الاعدویا نے اپنے عظیم الشان کلام مبارک و مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے تھے جن کا پاک اور مقدس و عظیم الشان و مبارک کلام کے اعتبار سے قرآنی مبارک کلام عظیم ہے۔ چنانچہ حضرت باقر اعظم

چونکہ ہر ایک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے اس لئے عقلی اور عینی اور اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس نبی کامل کو عطا ہوا تھا جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہوتا ہے اور جو کمالات تامہ کا مظہر ہے اور وہ مبارک کلام ہے جس سے سید و مولیٰ حضرت قائم الانبیاء و امام الاعدویا نے اپنے عظیم الشان کلام مبارک و مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے تھے جن کا پاک اور مقدس و عظیم الشان و مبارک کلام کے اعتبار سے قرآنی مبارک کلام عظیم ہے۔ چنانچہ حضرت باقر اعظم

چونکہ ہر ایک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے اس لئے عقلی اور عینی اور اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس نبی کامل کو عطا ہوا تھا جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہوتا ہے اور جو کمالات تامہ کا مظہر ہے اور وہ مبارک کلام ہے جس سے سید و مولیٰ حضرت قائم الانبیاء و امام الاعدویا نے اپنے عظیم الشان کلام مبارک و مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے تھے جن کا پاک اور مقدس و عظیم الشان و مبارک کلام کے اعتبار سے قرآنی مبارک کلام عظیم ہے۔ چنانچہ حضرت باقر اعظم

چونکہ ہر ایک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے اس لئے عقلی اور عینی اور اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس نبی کامل کو عطا ہوا تھا جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہوتا ہے اور جو کمالات تامہ کا مظہر ہے اور وہ مبارک کلام ہے جس سے سید و مولیٰ حضرت قائم الانبیاء و امام الاعدویا نے اپنے عظیم الشان کلام مبارک و مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے تھے جن کا پاک اور مقدس و عظیم الشان و مبارک کلام کے اعتبار سے قرآنی مبارک کلام عظیم ہے۔ چنانچہ حضرت باقر اعظم

اکمل وارفع و اعلیٰ و اصفیٰ تھے اس لئے خدائے جلالت نے ان کو کمال
 کلمات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو
 تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و
 روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ
 جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم تر ہو کہ
 صفات الہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ
 اور وسیع آئینہ ہو۔
 (مترجم چشم آریہ ص ۲۲-۲۳ حاشیہ)

مستم قرآن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے مگر آپ نے قرآن کو اپنے نفس پر
 ایسا وارو کیا کہ آپ قرآن مستم ہو گئے۔ آپ کی ہر حرکت، ہر خیال، اور ہر ارادہ
 قرآن کی تفسیر بن گیا۔ آپ کی آنکھوں کی چمک، زبان قرآنی تو کی بجلیاں تھیں اور آپ
 کے کلمات قرآنی بارش کے پھول تھے۔
 حضرت موسیٰ کی پیشگوئی

قرآن مجید ایک موعود کتاب ہے جس کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام
 جیسے شاعر عالمی نے بھی انیس سو برس قبل پیشگوئی کی۔ چنانچہ استثناء باب
 ۳۴ آیت ۲ میں لکھا ہے :-
 اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شیخ سے ان

پہلوں پر تھا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار
 قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے وہنے ہاتھ ایک آتش
 شریعت الہی کے لئے تھی۔

فادات عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں۔ دو بھاگنے والے۔ چونکہ سیدنا
 حضرت اسمعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ مطہرہ صدیقہ ماجرہ رضی اللہ عنہا.....
 الہام الہی سے مگر منظر کی زمین میں بھاگ گئے اس لئے اس زمین کا نام فاران
 ہوا۔ مجموعہ اشتہارات حضرت سیح موعودؑ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ عاشرہ جس پر عربی
 جغرافیہ نویسوں کا اتفاق ہے اور بائبل بھی تصدیق کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت
 اسمعیلؑ کے ذکر میں لکھا ہے کہ آپ "فادات کے بیابانوں میں رہے۔"
 ردیہ الش باب ۲۱۔ آیت ۲۰۔ ۲۱۔ اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام
 نے دس ہزار قدسیوں میں جلوہ گر ہونے والے نبی کا نام محمدیم (غزل الغزلات
 باب ۵ آیت ۱۰۔ ۱۶) عبرانی، تبا کر یہ سر بسترانہ بالکل کھول دیا ہے کہ آتش
 شریعت سے مراد یقینی طور پر قرآن عظیم ہے۔

ایک عارفانہ نکتہ

حضرت سیدنا صالح الموعود فرماتے ہیں :-

”میرا اپنا یہ خیال ہے کہ یہ ایک ذوقی نظریہ ہے کہ جس وقت
 کوہ سینا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت موسیٰ کو
 بشارت دی گئی..... اور انہیں معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان نبی

میرے بعد پیدا ہونے والا ہے تو ان کے دل میں یہ معلوم کرنے
 کی خواہش پیدا ہوتی کہ وہ کونسی تخیلی ہوگی تو اس نہی پر ظاہر کی
 جائے گی جس پر انہوں نے عرض کیا رَبِّ ارِنِي أَنْظُرَا لَيْتِكَ
 هَذَا مَجْهَرًا يَحْيَىٰ تَحْيَىٰ ظَاهِرًا تَا كَمَا تَمِيں يَحْيَىٰ تَوَدَّ يَحْيَىٰ كَمَا تَمِيں
 كَسْ شَانِ سَ ظَاهِرًا مَوَكَا۔ اس کا انہیں یہ جواب دیا گیا کہ ایسا نہیں
 ہو سکتا ہر شخص اپنے مناسب حال ہی تخیلی دیکھ سکتا ہے۔
 (تفسیر کبیر جلد سوم ص ۹۶۵-۹۶۶)

نزول کی کیفیت

اللہ جل شانہ نے اپنے پاک کلام میں قرآنی وحی کے نزول کی کیفیت کا نہایت
 وجد آفرین نقشہ کھینچا ہے۔ فرماتا ہے :-
 "ثُمَّ دَنَا فَتَدْنَىٰ ۖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ
 فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِي ۖ مَا أَوْحَىٰ ۖ (نجم ۸-۱۰)"
 یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے افسطرابک دیکھ کر اور ان پر
 رحم کر کے خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے اُس کے قریب ہوئے اور خدا تعالیٰ بھی
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے شوق میں اُوپر سے نیچے آ گیا۔
 پھر اللہ جل شانہ بتلاتا ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ یعنی
 خدا اور مُصطَفَىٰ دونوں کمانوں کے متحد و ترکی شکل میں تبدیل ہو گئے اور ہوتے
 ہوتے اسکی بھی زیادہ قرب کی حدت اختیار کر لی اور پھر اسنے اپنے کامل

بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس شان کی وحی نازل فرمائی جس کا وہ ازل سے فیصلہ فرما چکا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

”قرآن کریم کی اہلی اور اصغی شان کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا اور نہ قرآن شریف کی خوبیاں اور اس کے کمالات اس کا عکس اپنے اندر ایک ایسی کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہر مکرول اس کی طرف چلے جائیں۔“

(الحکمہ ۲۱ رابع ۱۹۰۱ء بحوالہ شان قرآن ص ۲۱۹)

نیز لکھتے ہیں :-

”قرآن مجید ایک ایسا لعل تاباں اور ہر درخشاں ہے کہ اس کی سچائی کی کوئی اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزارا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں۔“

(من الرحمن ص ۱)

فضائل قرآن کی کلید۔ اسماء قرآن

وہی ہے کہ در احوالہ لطیف و لطیف اور نہاں و نہاں وحانی کیفیت کا کسی قدر تصور حاصل کرنے کے بعد اب آئیے ہم اس مضمون پر غور کریں کہ خدائے قرآن کی نظریں قرآن مجید کی عظمت شان کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے کمالات و فضائل معلوم کرنے کی کلید ان الہامی ناموں میں رکھی ہے جو اس کے اندر درج ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں قرآن کی نسبت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
 ”مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے
 کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور
 بھی زیادہ پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جب کہ اور کتابیں بھی پڑھنے
 میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی اس وقت اسلام کی عزت
 بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک
 کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی..... اس وقت قرآن کریم کا حربہ
 ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت
 چھرنہ سکے گی۔“
 (ملفوظات جلد ۱ ص ۱۲۲)

حضرت اقدس نے قرآنی ناموں میں سے بعض کا انتخاب کر کے ازالم اوکام
 میں ان کا فصیح و بلیغ اور با محاورہ ترجمہ بھی کیا ہے۔ فرماتے ہیں :-
قرآن کریم کی شان بلند جو اسی کے بیان سے ظاہر ہوتی ہے

”مندرجہ ذیل صفات قرآن کریم کے غور سے پڑھو اور پھر انصافاً خود ہی کہو کہ
 کیا مناسب ہے کہ اس کا نام مجھ پڑے کہ کوئی اور نام یا حکم مقرر کیا جائے اور
 وہ آیات یہ ہیں تراکے حضور نے مختلف آیات کے ٹکڑے درج کئے ہیں (ماتل)

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّذِي هِيَ أَقْوَمُ وَإِنَّا فِي هَذَا
 لَمُبْلَاُونَ لَقَوْمٍ عَابِدِينَ وَإِنَّهُ لَشَدِيدٌ عَلَيْكَ لَيْسَ
 بِشَيْءٍ وَإِنَّهُ لَفِي كِتَابٍ مُّبِينٍ وَإِنَّهُ لَفِي كِتَابٍ مُّبِينٍ
 إِنَّهُ لَفِي كِتَابٍ مُّبِينٍ وَإِنَّهُ لَفِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

نُورٌ عَلَى نُورٍ - شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ - الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ -
 أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ - هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ
 مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ إِنَّهُ لَقَوْلُ فَضْلٍ - لَا رَيْبَ فِيهِ
 وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي
 اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ -
 فِيهَا كُتِبَ قِيمَةٌ "لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
 وَلَا مِنْ خَلْفِهِ - هَذَا بَصَائِرُ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ
 لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ" بِبَابِ حَدِيثِ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ
 يُؤْمِنُونَ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ - فَلْيَفْرَحُوا
 هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ - یعنی یہ قرآن اس راہ کی طرف
 ہدایت کرتا ہے جو نہایت سیدھی راہ ہے اس میں ان لوگوں کیلئے
 جو پرستار میں حقیقی پرستش کی تعلیم ہے اور یہ ان کے لئے جو متقی
 ہیں کمالات تقویٰ کے یاد دلانے والا ہے یہ حکمت ہے جو کمال کو
 پہنچی ہوئی ہے اور یہ یقینی سچائی ہے اور اس پر ہر ایک چیز کا بیان
 ہے یہ نور علی نور اور سینوں کو شفا بخشنے والا ہے۔ جنہوں نے قرآن
 کو سکھایا ہے۔ ایسی کتاب نازل کی جو اپنی ذات میں حق ہے اور حق
 کے وزن کے لئے ایک ترازو ہے وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے
 اور اجمالی ہدایتوں کی اس میں تشریح ہے اور وہ اپنے دلائل کے ساتھ
 حق اور باطل میں فرق کرتا ہے اور وہ قولِ فصل ہے اور شک و شبہ سے

خالی ہے۔ ہم نے اس کو اس لئے تجھ پر اتا رہا ہے کہ تا اور متنازہ
 فیہ کا اسکی فیصلہ کر دیں اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت کا
 سامان تیار کر دیں۔ اس میں وہ تمام صدائیں موجود ہیں جو پہلی کتابوں
 میں متفرق اور پراگندہ طور پر موجود تھیں۔ ایک ذرہ باطل کا اس میں دخل
 نہیں نہ آگے سے اور نہ پیچھے سے یہ لوگوں کے لئے روشن دلیلیں ہیں
 اور جو یقین لائیں گے ہوں ان کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔ سو ایسی
 کونسی حدیث ہے جس پر تم اللہ اور اس کی آیات کو چھوڑ کر ایمان لاؤ گے
 ان کو کھدے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے یہ قرآن ایک
 بیش قیمت مال ہے۔ سو اس کو تم خوشی سے قبول کرو۔ یہ ان مالوں
 سے اچھا ہے جو تم جمع کرتے ہو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ
 علم و حکمت کی مانند کوئی مال نہیں ہے۔

دائرہ ادغام صفحہ ۶۵۳ تا ۶۵۶

ان قرآنی اسماء و صفات کے علاوہ جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 کے اس اقتباس میں ہے قرآن مجید کے اور بھی بہت سے مبارک نام ہیں جن کا
 ذکر مجدد اسلام علامہ سیوطی نے اپنی معرکہ الآراء کتاب "الاتقان" میں کیا ہے
 اور جن کی تشریح و تفسیر حضور علیہ السلام کی تحریرات میں بلا واسطہ یا بالواسطہ طور
 پر بھی ملتی ہے اور جن سے قرآن مجید کی نہایت بلند اور رفیع و اعلیٰ شان
 کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً لا درمیغیبہ۔ کلام اللہ۔ کتاب مبین۔ کتاب
 مکنون۔ الرشید۔ مصدق۔ نام الکتاب۔ الذکر الحکیم۔ العروة الوثقی۔

العلم ، مهیمن ، نعمت ، ذکر مبارک ، حکمة ،
 الكتاب الحکیم ، جبل الله ، تفصیل لکل شیء ، متشابه ،
 مثانی ، موعظہ ، اُحکمت آیاتہ ، ثم فعلت روح ، وحی ،
 بیان ، حق ، صدق ، کتاباً مفصلاً ، بشری للمؤمنین
 حسرة علی الکفرین ، عدل ، امر ، منادی ، قرآن مجید ،
 قرآن عربی ، القرآن ذی الذکر ، قرآن کریم ، بشیر ، نذیر ،
 کتاب عزیز ، احسن القصص ، احسن الحدیث ، قرآناً عجیباً ،
 حکم عربی ، الامانة ، کتاب مسطور ، صحف مکرمہ رفوغة
 مطهرة ، الكتاب الحکیم ، الموعظہ ، شجرة طيبة ،
 حق الیقین ، البیتہ ، الحکوة ،

قرآن مجید کے چھ عظیم الشان فضائل

ان قرآنی اسماء کا خصوصاً اور قرآن مجید کا عموماً ابتدائی مطالعہ کرنے سے ہم
 اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ "قرآن کی وہ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے"
 وخطبہ الہامیہ ص ۱۶) اس ضمن میں قرآن مجید کے بیٹھارہ فضائل میں سے چھ فضائل
 واضح طور پر ہمارے سامنے آتے ہیں :-

- (۱) قرآن مجید کامل کتاب ہے ۔
- (۲) قرآن مجید زندہ کتاب ہے ۔
- (۳) قرآن مجید غیر محدود کتاب ہے ۔

(۴) قرآن مجید کے نظیر کتاب ہے۔

(۵) قرآن مجید عالمگیر کتاب ہے۔

(۶) قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے۔

اب میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ اس اجمال کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔ دوما

توفیقی الا بالله العلی العظیم

کامل کتاب

قرآن مجید کی پہلی فضیلت یہ ہے کہ وہ ایک کامل کتاب ہے۔ جیسا کہ

اللہ جل شانہ فرماتا ہے:-

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

(المائدہ: ۴)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت
تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کر لیا ہے۔

احمد مسلمہ کے لئے وامی عید

بخاری شریف میں لکھا ہے یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل کی جاتی

تو ہم عید مناتے (بخاری کتاب التفسیر جلد ۲ مصری ص ۱۸) علیہ السلام رسول حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت مجھ کو عذرہ کے دن نازل ہوئی اور بچہ القدیہ دونوں دن ہمارے لئے عید کے دن تھے۔
 دورِ منشور جلد ۲ ص ۲۵۸، یقیناً تاریخ انسان اور بالخصوص امت مسلمہ کے لئے
 اس بڑی دائمی عید اور کیا ہو سکتی تھی کہ اسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ذریعہ کامل و مکمل کتاب نصیب ہوئی۔

کہ درجہاں ہو تو کروں فدا محمدؐ پر
 کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں

وضاحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کامل کتاب ہونے کی وضاحت بڑے
 سادہ اور آسان پیرایہ میں کی ہے۔ فرمایا:۔

یورپین لوگ ایک قوم سے معاہدہ کرتے ہیں اسکی ترکیب
 عباست اس طرح رکھ دیتے ہیں کہ دراز عرصہ کے بعد بھی ضرورتوں
 اور واقعات کے پیش آنے پر بھی اس میں استدلال اور استنباط کا
 سامان موجود ہوتا ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آئندہ کی ضرورتوں
 کے مواد اور سامان موجود ہیں۔
 دلفوظات جلد ۲ ص ۳۳۲

پھر فرماتے ہیں:۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ملک کے لئے نہ صرف
 رسول کر کے بھیجا بلکہ اس ملک کا بادشاہ بھی بنا دیا اور قرآن شریف کو

ایک ایسے قانون کی طرح مکمل کیا جس میں دیوانی، فوجداری
 مالی، سب ہدایتیں ہیں۔ ” (چشمہ معرفت ص ۱۲۱)
 یا الہی تیرا فرقہ ہے کہ اک عالم سے
 جو فروری تھا وہ سب اس میں بہتیا نکلا
 اس سلسلے میں حضرت مہدیؑ کو مٹانے کے خاص طور پر اس زمانہ پر زور
 دیا کہ :-

”خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ اسی زمانہ میں کیسے کیسے جدید علوم
 پیدا ہوں گے اور خود مسلمانوں میں کیسے کیسے خیالات کے لوگ
 پیدا ہو جائیں گے۔ ان سب باتوں کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن
 میں دے رکھا ہے اور کوئی نئی تحقیقات یا علمی ترقی نہیں جو
 قرآن شریف کو مغلوب کر سکے اور کوئی ہدایت نہیں کہ اب پیدا
 ہوگئی ہو اور وہ قرآن شریف سے پہلے سے موجود نہ ہو۔“
 (ملفوظات بعد الصلوٰۃ)

مذاہب عالم کو چیلنج

حضرت آئیے مذاہب عالم کو یہ زبردست چیلنج بھی دیا :-
 ”اگر کوئی شخص قرآن شریف کے اس معجزہ کا انکار کرے
 ... تو ہم ہر پہلو سے قرآن کریم کا اعجاز ثابت کر کے دکھلا دیں
 گے کہ تمام صداقتیں اور پاک تعلیمیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔“
 (ملفوظات، ج ۱)

حضرت اندکسٹی نے مزید فرمایا :-

”اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اس کے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی شے ثابت کر سکے کہ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو اور اس کے بہتر ہو تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو تیار ہیں“

(دبراہین احمدیہ ص ۱۶۸ حاشیہ ۱)

زمانہ حال کے مشہور فلسفی مورخ آرنلڈ جے۔ ٹائن بی کا یہ نظریہ ہے کہ مستقبل میں مختلف مذاہب ایک دوسرے سے معاہدت کر لیں گے یا کوئی ایک مذہب سب پر مشتمل کامیابی حاصل کر لے گا۔

(A STUDY OF HISTORY) جلد دوم باب ۲۶

مؤلف آرنلڈ جے۔ ٹائن بی۔ تخلص ڈی۔ بی۔ سومر ویل

مکرمات بانی جماعت احمدیہ نے خدا سے علم پا کر یہ قطعی اور یقینی خبر دی کہ :-

”میں سچ کچھ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذاہب کی کسی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ تدبیر منزل اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ

جو قرآن شریف کے بیان کے ہم پیر نہیں پایا۔ اور یہ قول میرے لئے نہیں کہ میں ایک شخصوں کے ہاں ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں یہ گواہی دوں اور یہ سیری گواہی ہے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں ہے جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی

شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس گشتی میں آخر کار اسلام کا غلبہ
ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ
میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔

..... یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک
وہ آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتاتا ہے کہ آخر کار
اسلام کا مذہب دلیں کو فتح کرے گا (پیغام صلح عد ۱۱)

۔ اک بڑی مدت سے ہیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

زندہ کتاب

قرآن مجید کی دوسری عظیم الشان فضیلت اور خوبی یہ ہے کہ وہ ایک
زندہ کتاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ (الحجر: ۱۰)

اس قرآن کو ہم نے اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

چنانچہ جہاں دوسری الہامی کتابیں تحریف اور کسی بیشی کا شکار ہو گئیں، حضرت
مصیح موعودؑ نے ویسا ہی تفسیر القرآن میں اس کی متعدد مثالیں دیکر ثابت کیا ہے
کہ وہاں جو وہ صدیاں گزرنے کے باوجود قرآن کریم کے کسی ایک لفظ بلکہ نقطہ یا
شعشعہ تک میں ذرا برابر کوئی تبدیلی نہیں آئی نہ قیامت تک آسکتی ہے۔

ایک معاندِ اسلام کی شہادت

چنانچہ سر ولیم مورجیسے بدترین معاندِ اسلام اپنی کتاب "کالف آف محمد" میں لکھتے ہیں :-

ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے اندرونِ شہادت کی بھی اور بیرونِ شہادت کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اُسے استعمال کیا کرنے تھے۔"

کالف آف محمد ص ۵۵۸ مطبوعہ لندن ۱۸۶۷ء (ترجمہ)

۵ نہ ہو اسلام کیوں ممتاز دنیا بھر کے دیوں میں
وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سلنوں میں

ناقابلِ تفسیح

قرآن مجید اس پر سے بھی زندہ کتاب ہے کہ اس میں حقیقہ کی خفیف تفسیح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت بانیِ مسلمہ احمدیہ فرماتے ہیں :-
"قرآن شریف خاتمِ کتبِ سماوی ہے اور ایک شمشدہ یا نقطہ کی شریح اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور زندہ ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تفسیح یا کسی ایک حکم کی

تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو "۔
 دازالہ اولیٰ جلد اول ۱۳۴-۱۳۸

حفاظتِ معنوی کا بابرکت نظام

اس کلامِ اللہ کے زندہ ہونے کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ اسکی حفاظتِ معنوی کے لئے مجددِ دین آئمہ اور اکابر کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے ان مجددِ دین اسلام میں وہ بزرگ بھی تھے۔ جنہوں نے علمِ کلام کی رو سے قرآن شریف کی عظمت کو قائم کیا اور وہ صاحبِ خوارق و کرامات علمائے ربانی بھی تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی اتبار کی برکت سے آسمانی نشاوں کے ذریعہ قرآن کی فتح کے نقارے بجا دئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک ہدی میں ایسے ہا خدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان کھلا کر ان کو ہدایت و تیار ہا ہے جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اور ابوالحسن خرقانی رحمہ اور ابویزید بسطامی رحمہ اور جنید بغدادی رحمہ اور محی الدین ابن العربی رحمہ اور ذوالنون مہری رحمہ اور معین الدین چشتی رحمہ اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکلی رحمہ اور فرید الدین پاک پٹنی رحمہ اور نظام الدین دہلوی رحمہ اور شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اور شیخ احمد رضا رحمہ کی رضا اللہ عنہم و رضا عنہم اسلام میں گذرے ہیں اور

ان لوگوں کا ہزار ایک عدد پہنچتا ہے۔ (کتاب البریۃ ص ۴۲-۴۳)

اس سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں :-

”درمیانی زمانہ کے صلحائے امت محمدیہ بھی باوجود طوفان بدعات

کے ایک دریا سے عظیم کی طرح ہیں۔“ (تحفہ گوٹو دیہ ص ۱۷)

پھر پوری قوت و شوکت سے اعلان کیا :-

”یہ پاک تعلیم ہزاروں کو عیسیٰ مسیح بنانے کے لئے طیار ہے

اور لاکھوں کو بنا چکی ہے۔“

دسراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۲۲

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں

پھر جو دیکھا تو ہراک لفظ مسیحا نکلا

موجب النوار و برکات

قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے پر ایک محکم دلیل یہ بھی ہے کہ اس کے متبیین کو آسمانی انوار و برکات سے نوازا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے بیان کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں :-

”لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے

برکات الہیہ نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم

سے ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر

اترتے ہیں اور معارف اور برکات ان کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ایک

قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور
 ایک لذیذ محبت الہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے
 دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجودوں کو ہاؤن معصائب میں
 پلسیا جائے اور سخت شکنجوں میں دیکر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز
 حب الہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف، ورد و نیل سے
 دور تر اور بلند تر ہیں خدا کے معاملات ان سے خارج عادت ہیں
 انہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے
 جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے جب وہ پکارتے
 ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ
 ان کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا
 ہے اور ان کی درد و بوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ
 اُس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت
 کئے جاتے ہیں اور وہ ہر یک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے۔ کیونکہ
 وہ اُس کے اور وہ ان کا ہے۔ "رہبرہ چشم آریہ ص ۳۳-۳۴"

عہد حاضر میں زندہ کتاب کی مناوی

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حیران مجرب کے زندہ کتاب ہونے اور
 اس کے زندہ فیوض و برکات کا عملی ثبوت دینے کے سے ہمدی موعود
 علیہ السلام کو کھڑا کیا۔ چنانچہ آپ نے نہایت پرشکوہ انداز میں یہ مناوی کی

”مجھے بھیجا گیا ہے تائیں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو
زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ
سے تمام غیر مذاہب والے... عاجز ہیں۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھا
سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے
معارف و حقیقہ اور بلاغت کا بلکہ کی رو سے معجزہ ہے موسیٰ کے معجزہ
سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صد بار زیادہ۔ میں بار بار
کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو
صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کا بل انسان پر علوم غیبیہ کے
دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی
برکات میں اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ
ہوں..... خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق جو جاندار بھی اسلام قبول
کرنے کے ہرگز ممکن نہیں، ہرگز ممکن نہیں۔“

”آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے؟ اور کس قوم
کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے؟ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور
پے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا
اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے“

دفعہ پنجم آئینہ حقیقت

میں نے تیرا یہ حدیث اسلام اور محبت کے نور لیا بلکہ خدا یا تمہارے

غیر محدود کتاب

تیسری فضیلت فرقان حمید کو یہ حاصل ہے کہ وہ لا انتہا کمالات پر مشتمل ذوالمعارف کتاب ہے جس کے مطالب اور معارف قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے چنانچہ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے :-

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ
يَمْدًا مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةَ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ (لقمان: ۲۸)

حضرت مصلح موعودؑ کے الفاظ میں اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ :-

”زمین میں جس قدر درخت ہیں اگر ان تمام کو کاٹ کاٹ کر قلمیں بنا دی جائیں اور جنگلوں اور باغات کا ایک درخت بھی نہ رہنے دیا جائے جب کہ سب قلمیں تیار کر لی جائیں، وَالْبَحْرُ يَمْدًا اور سمندر سیاہی بن جائے اور پھر اور سمات سمندروں کا پانی بھی سیاہی بنا دیا جائے اور ان قلموں اور اس سیاہی سے کلام اللہ کے معنی لکھے جائیں تو مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ قلمیں ٹوٹ جائیں گی، سمات سمندروں کی سیاہی خشک ہو جائے گی مگر قرآن کا سمندر پھر بھی بھرا ہوا ہوگا اور اس کے معارف ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ کیونکہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔“

غالب ہونگی و ہم سے اسکی وہ وسعت قرآنی معارف کو بخشی
 ہے کہ اگر تمام درخت ظہیر بن جبار اور تمام سمندر سیاہی بن جائیں
 اور ان سے اس کے معارف لکھے جائیں پھر بھی وہ ختم ہونے میں نہ آئیں
 مگر وسعت بعض اوقات لغوی بھی ہوتی ہے..... مگر فرمایا یہاں ایسا
 نہیں۔ باوجود قرآنی مطالب کے اس قدر وسیع ہونے کے اس میں
 کوئی بات لغو اور بے فائدہ نہیں کیونکہ ایک حکیم مستحق کا یہ نازل کردہ
 کلام ہے..... اس میں ایک بات بھی خلاف حکمت نہیں بلکہ ایک
 ایک کو دیکھ کر انسان ترسان ہو جاتا ہے: "دیر موحانی جلد اول ص ۱۰۹، ۱۱۰"

۷
 دل میں ہی ہے ہر دم تیرا صیغہ چوموں
 قرآن کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پر معارف حدیث

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
 تیرا امت تیرے بعد فتنہ میں پڑنے والی ہے۔ میں نے پوچھا اے جبریل اس
 فتنہ سے کیونکر مخلصی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ کتاب اللہ سے۔ جس میں
 پہلوں اور پھلوں کی خبریں ہیں۔ قرآن ہی تھا سے پیش آندہ سب مسائل کا
 فیصلہ کرتی والا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حبوط رسی اور اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کی
 سیدھی راہ ہے۔ قرآن قطعی اور آخری بات ہے اور وہ کوئی بے فائدہ اور

مذکورہ کلام نہیں۔ قرآن وہ کتاب ہے کہ اگر کوئی زبردست جاہل بھی اس کو چھوڑ کر کسی اور چیز پر عمل کرے گا تو اللہ اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو شخص اس کے سوا کسی اور سے مفسود و چاہے گا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دے گا اور قرآن کریم کسی کے رد کرنے سے پورا نا نہیں ہو جائیگا۔ وہ تو دریلے ناپیدا کنار ہے جس کے عجائبات کبھی ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔

(ترجمہ مسند احمد بن حنبل بحوالہ کنز العمال جلد ۱ ص ۱۵۱ مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۱۲ھ)

ایک عارف ربانی کا نظریہ

اس حدیث نبوی کی تشریح میں پانچویں چھٹی صدی ہجری کے ایک عارف ربانی حضرت جعفر بن محمد نے ایک حیرت انگیز نکتہ معرفت بیان کیا ہے جو غور سے سکتے اور پڑھنے کے لائق ہے۔ فرماتے ہیں:-

”کِتَابُ اللَّهِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَشْيَاءٍ: الْعِبَارَةُ وَالْإِشَارَةُ

وَاللِّطَائِفُ وَالْحَقَائِقُ. فَالْعِبَارَةُ لِلْعَوَامِّ وَالْإِشَارَةُ

لِلْخَوَاصِّ وَاللِّطَائِفُ لِلْأَوْلِيَاءِ وَالْحَقَائِقُ لِلْأَنْبِيَاءِ“

دعوات البیان جلد ۱ ص ۱۲۱ حضرت شیخ الکمال ابو محمد زنجانی ابن ابی اسیر نقل المتوفی ۶۰۶ھ

یعنی کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے عبارت پر اشارت پر،

لطائف پر اور حقائق پر۔ عبارت عوام کے لئے۔ اشارت درگاہ الہی

کے خاص مقررہوں کے لئے، لطیف نکات اولیاء کے لئے اور قرآنی

حقائق نبیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

موجودہ زمانہ میں حقائق قرآنی کا انکشاف

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے علم سے حقائق قرآنی کا کس شاندار طریق سے انکشاف فرمایا ہے؟۔ اسی سلسلہ میں چند ایمان افروز مثالیں بیان کرتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ نے ایک حقیقت یہ بیان فرمائی کہ:-

”وہ تمام قصے جو اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں حضرت آدمؑ

سے لیکر حضرت یحییٰ علیہ السلام تک بیان فرمائے ہیں خالص غیب

کی خبریں ہیں۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۶ حاشیہ)

”ہر ایک آیت ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتی ہے۔ قصے

بھی پیشگوئیوں کے رنگ میں بیان کئے گئے ہیں۔“

ذکر حبیب از حضرت غنی محمد صادق صاحبؑ ص ۹۲

”اسکا ہر ایک قصہ ہی اخبار غیب سے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۶ حاشیہ)

پھر اپنی آمد کی غرض و غایت ہی یہ بیان فرمائی کہ:-

”اس وقت اللہ تعالیٰ نے مذہبی امور کو قصے اور کتھا کے

رنگ میں نہیں رکھا ہے بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنا دیا

ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشف حقائق کا زمانہ ہے جب کہ ہر

بات کو علمی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ میں اس لئے ہی بھیجا گیا

ہوں کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کے قصوں کو علمی رنگ میں

(مخطوطات جلد ۲ ص ۱۲۵)

ظاہر کروں۔“

۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفرِ لبنان سے واپسی پر شیخ رحمت اللہ صاحب (مالک مہدی ٹاؤن) کے یہاں قیام فرمایا۔ دورانِ قیام لاہور مختلف مذہب و ملت کے لوگ بکثرت آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور قرآنی خزائن سے مالامال ہو کر جاتے رہے۔ اسی اثناویں عیسائیوں کی طرف سے ایک اعتراض پیش ہوا کہ قرآن مجید میں جو قصے درج ہیں وہ بائبل سے لٹے گئے ہیں۔ اس پر حضرت اقدس مٹھے ایک مہر کے کی تقریر کی اور بہت سے دلائل دے کر نہایت جلال سے فرمایا:-

”جس طرح گھاس بیوس اور چارہ گائے کے پیٹ میں جا کر

لہو اور پھیر تھنوں میں جا کر دودھ بن جاتا ہے اسی طرح نوریت اور انجیل کی کہانیاں قرآن میں آکر نور اور حکمت بن گئیں۔“

(مجددِ اعظم بعد اقل ص ۵۶۱ از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم)

سورۃ الفیل میں پیشگوئی

سورۃ الفیل میں بظاہر شکر ابرہہ کے مگر تشریف آفر نے اور تباہ ہونے کا واقعہ مذکور ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بتایا کہ:-

”جیسے باقی والد کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہو تب ہی اللہ تعالیٰ ان کے تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کا سامان کر دیتا ہے۔“

پھر فرمایا :-

”اس وقت اصحاب الفیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اسلام غریب ہے اور اصحاب فیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ چڑیوں سے وہی کام لے گا۔“
(ملفوظات جلد ۱ ص ۱۴۲-۱۴۳)

قرآن فلسفہ اور سائنس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک یہ قرآنی حقیقت بھی بیان فرمائی کہ :-

”بس قدر علوم طبعی پھلتے جاتے ہیں اور پھلیں گے اسی قدر قرآن کی عظمت اور خوبی ظاہر ہوگی۔“ (ملفوظات جلد اول ص ۸۶)

نیز بتایا :-

”قرآن کا ایک نقطہ یا شمشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا وہ ایسا پتھر ہے جس پر گرسے گا اُس کو پاش پاش کر دے گا اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۷ حاشیہ)

جن دنوں حضور اپنے وصال سے قبل لاہور میں مقیم تھے۔ انگلستان کے

ایک مشہور سیاح، ہیٹ واں اور لیکچرار پروفیسر کلیمنٹ ریکس نے جو بہت عرصہ

آسٹریلیا میں ہیروز غلام سیرت میں کام کرتے رہے اور سائنس کے ساتھ خاص دلچسپی رکھتے تھے حضور سے ملاقات کی اور بہت سے اہم سوالات پوچھے جنکا جواب حضور نے قرآن شریف سے دیا۔ پروفیسر ریگ نے جواب سُن کر کہا مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ کا مذہب سائنس کے مطابق ہے۔ حضور نے فرمایا اسی لئے تو خدا نے ہمیں بھیجا تاہم دنیا پر ظاہر کریں کہ مذہب اسلام کی کوئی بات ثابت شدہ حقیقت سائنس کے خلاف نہیں۔ (ذکر حبیب ص ۱۲۰) حضرت مفتی محمد صادق صاحب پروفیسر ریگ پر حضور کے جوابات کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ بالآخر مسلمان ہو گئے۔

علمی خزائن

ایک زبردست قرآنی حقیقت حضرت مہدی علیہ السلام نے مذہبی دنیا کے سامنے یہ رکھی کہ :-

”قرآن کے ہر ایک فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جسکو کافروں کے ہاتھ، مخالفانہ حربہ سے مہدم کر کے تھوٹا کے رنگ میں دکھانا چاہتے ہیں۔“

(دار البین ص ۱۵۱)

دعویٰ مع دلیل

حضرت مسیح موعود نے اس حقیقت قرآنی کو بھی بے نقاب کیا کہ یہ ربانی کتاب صرف دعویٰ ہی نہیں کرتی بلکہ ہر دعویٰ کی مسکت اور معقول دلیل بھی دیتی ہے یہ دونوں

امر قرآن مجید میں دو بزرگ نہروں کی طرح جاری ہیں۔ اس اہم نظریہ کو آپ نے ۱۸۹۶ء کے جلسہ اعظم مذاہب کے لیکچر میں ایسے شاندار طریق سے ثابت کر دکھایا کہ انہوں اور بیگانوں نے اسلام کی فتح حسین کا اقرار کیا بلکہ پریس میں سے سولہ اینڈ لٹری گزٹ (دلاہور) پبلسیہ اخبار دلاہور (مذہب اخبار دلاہور) چودھویں صدی (دراولپنڈی) مخبر و کن و عد اس) اور جنرل "گوہر آصفی" (مملکت) اور دوسرے کئی اخبارات نے نوٹ لکھے اور اسلام کے اس فتح نصیب جنرل کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔ مثلاً اخبار چودھویں صدی (دراولپنڈی) نے اپنی یکم فروری ۱۸۹۶ء کی اشاعت میں لکھا:-

"مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب.... قرآن شریف سے دئے اور تمام اصول و فروع اسلام کو دلائل عقلیہ اور براہین فلسفہ کے ساتھ مبرہن اور مزین کیا۔ عقلی دلائل سے اہلیات کے ایک مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الہی کو بغور حوالہ پر ہنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔"

"مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآن کی فلاسفی بیان کی بلکہ الفاظ قرآنی کی فلاسفی اور فلاسفی بھی ساتھ ساتھ بیان کر دی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کا لیکچر بہ ہیئت مجموعی ایک مکمل اور عادی لیکچر تھا جس میں بیشمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے سوتی چمک سے تھے اور فلسفہ الہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہل مذاہب شہد رہ گئے۔"

"اسلام کے بڑے بڑے مخالف اس روز اس لیکچر کی تعریف میں رطب اللسان تھے.... بہر حال اسی کا شکر ہے کہ اس جلسہ

میں اسلام کا ہول بالا رہا اور تمام غیر مذاہب کے دلوں میں اسلام
کا سکہ بیٹھ گیا۔

کلکتہ کے اخبار جنرل و گوہر "صغی" نے ۲۲ جنوری ۱۸۹۶ء کے پرچم میں لکھا۔

"حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا

صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں میں غیر مذاہب والوں کے

رو برو ذلت و ذمات کا شقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ

نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اس کو اس

مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو

موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ

مضمون سب پر بالا ہے سب پر بالا ہے۔"

ایک عظیم الشان قرآنی حقیقت آپ نے یہ پیش فرمائی کہ :-

"وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور

اس میں آئندہ اور گزشتہ خبریں موجود ہیں۔"

(ترجمہ خطبہ الہامیہ)

دیباچے لے ایتھا

دھیان کے ایک بلند پایہ صوفی بزرگ حضرت منشی احمد جان صاحب

تھے جنہوں نے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ

پر ایک مہتمم بالمشان تبصرہ بھی لکھا۔ آپ نے ۱۸۸۲ء میں یہ پیغام بھجوایا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی تعریف میں مبا لغہ نہ ہو اس پر
حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:۔

”اس کا مطلب اس عاجز کو معلوم نہیں ہوا۔ اس کتاب
میں تعریف قرآن شریف اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہے سو وہ دونوں دریا سے بے انتہا ہیں کہ اگر تمام
دنیا کے عاقل اور فاضل ان کی تعریف کرتے رہیں تب
بھی حق تعریف کا ادا نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ مبا لغہ تک
نوبت پہنچے۔“

(مکتوبات جلد اول ص ۳)

حضرت یحییٰ موعودؑ نے قرآن کی اس قطعی اور یقینی صداقت کو خدا کی
فعلی کتاب یعنی قانون قدرت سے ثابت کرتے ہوئے فرمایا:۔
”اگر ایک مکھی کے خواص اور عجائبات کی قیامت تک
تفتیش و تحقیق کرتے جائیں تو وہ بھی کبھی ختم نہیں ہو سکتی تو
اب سوچنا چاہیے کہ کیا خواص و عجائبات قرآن کریم کے اپنے
قد و انداز میں مکھی جتنے نہیں؟ بلاشبہ وہ عجائبات تمام
مخلوقات کے مجموعی عجائبات سے بہت بڑھ کر ہیں۔“

(ازالہ ادھام ص ۶۶۶-۶۶۸)

۵ خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں و دماندگی فرق نمایاں ہے

بنا سکتا نہیں ایک پاؤں کیرٹے کا بستر ہرگز
تو پھر کینیکر بنا نا نور حق کا اس پہ آساں ہے

غیر محدود اور کھلے اعجاز

پھر فرمایا :-

”جانتا چاہیے کہ کھلے کھلے اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک
قوم اور ہر ایک اہل زبان پر دکھن ہو سکتے ہیں کو پیش
کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی یا پارسی یا
یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو علوم و ساکت و اجواب
کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ
قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق
کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ
کرنے کے لئے تسلیح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔“
”اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف
میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز
ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تنوار سے زیادہ کام کیا
اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات
پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا
ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ

قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص بہ ہو یا بدھ مذہب والا یا
 آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الہی صداقت نکال نہیں
 سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف
 کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ
 فطرت کے عجائب و غرائب خواہ کسی پہلے زمانہ تک ختم
 نہیں بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال
 ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدا کے تعالیٰ کے قول اور فعل
 میں مطابقت ثابت ہو۔

(ازالہ اوٹام صفحہ ۲۰۵-۲۱۲)

بے نظیر کتاب

قرآن مجید کی چوتھی تفصیلت یہ ہے کہ وہ ایک بے نظیر کتاب اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدی معجزہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کا چودہ
 سو سالہ چیلنج ہے کہ :-

”قُلْ لَنْ يَجْتَمِعَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ لَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ
 هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 ظَهِيرًا“

(یعنی اسرائیل : ۸۹)

یا رسول اللہ! ان سے کہیں کہ اگر تمام انسان اور تمام جن

اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ
اس کی نظیر لانہیں سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے
مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

هَلْ مِنْ مُعَارِضٍ كَالْقَارِهِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام برائین احمدیہ میں اس قرآنی چیلنج کا
ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

”قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی
حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات
اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا
آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے
فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے بلکہ
وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور
اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا
ہے۔ اور بلند آواز سے هَلْ مِنْ مُعَارِضٍ كَالْقَارِهِ بجا
رہا ہے اور وقائق حقائق اس کے صرف دو تین نہیں ہیں
میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے وقائق تو بحر
و ذخائر کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں
کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ وہ مہمق اور

بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی
دکھاتی چلی آئی ہے۔“

دبر میں احمدیہ ص ۵۵۲ حاشیہ ص ۵۵۲

ملفوظات میں فرماتے ہیں :-

”آپ خاتم النبیینؐ سے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب
کھڑی جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان
سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی
ہے یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب
مضامین، کیا باعتبار تعلیم کیا باعتبار کمالات تعلیم، کیا باعتبار
ثمرات تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف
کامیاب نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔“

ملفوظات جلد سوم ص ۵۵۲

قرآن شریف کا بیغ نقشہ

پورا قرآن مجید تو ایک طرف، حضرت مسیح موعودؑ نے سورہ فاتحہ کی نسبت
بھی یہ دعویٰ فرمایا :-

”قرآن شریف تو ایک بہت بڑا سمندر ہے۔ کوئی بات اگر
نکالی ہو تو چاہیے کہ سورہ فاتحہ میں بہت غور کرے کیونکہ یہ
امم الکتاب ہے اس کے لہجے سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے

ہیں۔

داعلم ارغونوری السلسلہ بحوالہ تفسیر سورہ فاتحہ شائع کردہ ادارۃ المصنفین۔ (دہرہ)

نیز فرمایا :-

”سورۃ فاتحہ محل طور پر تمام مقاصدِ قرآن شریف پر مشتمل ہے
گویا یہ سورت مقاصدِ قرآنیہ کا ایک ایجازِ لطیف ہے۔“

دبراہین احمدیہ ص ۲۸۴ حاشیہ ۱۱۱

اسی طرح فرمایا :-

”سورۃ فاتحہ پر جو قرآن شریف کا بار ایک نقشہ ہے اور ائمہ الکتاب
بھی جسکا نام ہے خوب غور کرو کہ اس میں اجمال کے ساتھ قرآن کریم کے
تمام معارف درج ہیں۔“

اسی اعجازی خصوصیت کی بنا پر حضور علیہ السلام کو سورۃ فاتحہ سے بے انداز محبت و
عقیدت تھی۔ چنانچہ ایک شخص کا بیان ہے کہ :-

”میں نے ایک دفعہ آپ کو قادیان سے بٹالہ تک سیل گاڑی
میں سفر کرتے دیکھا۔ آپ نے قادیان سے نکلتے ہی قرآن شریف
کھول کر سامنے رکھ لیا اور بٹالہ پہنچنے تک جس میں سیل گاڑی کے
ذریعہ کم و بیش پانچ گھنٹے لگے ہوں گے آپ نے قرآن شریف کا
ورق نہیں اٹھا اور انہی سات آیتوں (سورۃ فاتحہ) کے
مطالعہ میں پانچ گھنٹے خرچ کر دیئے۔“

دسلسلہ احمدیہ مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (رحمہ)

۵۱ فروری ۱۹۱۷ء کا واقعہ ہے۔ کہ قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے
لوگوں کا بیچ تھا حضرت اقدس کے ایک صاحبزادہ نے پھپھن کی سادگی میں کہا۔
ایا تم کو کٹ پھپھن نہیں گئے؟ حضور اس وقت تفسیر سورہ فاتحہ لکھنے میں مصروف
تھے۔ فرمایا :-

”وہ تو کھیل کر واپس آجائیں گے مگر میں وہ کھیل
کھیل رہا ہوں جو قیامت تک قائم رہے گا۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۴)

العامی طریق فیصلہ

حضور نے سورہ فاتحہ کے جو حقائق و معارف بیان فرمائے وہ پونے
چار سو صفحات پر مشتمل ہیں اور بہت رُوح پرور ہیں۔ حضور نے سورہ فاتحہ
کی نسبت یہ العامی طریق فیصلہ پیش فرمایا کہ :-

”توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی اگر صرف
قرآن شریف کی پہلی سورت کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں یعنی
سورہ فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب
انسیب اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورہ میں مدنی
حقائق اور معارف دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو
موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں
تو گو ساری علم کوشش کریں تب بھی یہ کوشش ناکامی حاصل ہوگی۔“
(سراج الدین عیسائی کے چار سو سوالوں کا جواب ص ۱۱)

اس طریق فیصلہ کے لئے آپ نے ۵۰۰ روپیہ انعام بھی مقرر فرمایا۔
 یہ جون ۱۹۵۶ء کی بات ہے۔ اس کے ۶۹ سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
 ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ۵۰ روپیہ سلسلہ کو یہ اعلان فرمایا کہ :-

”ہم اس رسم سے سوگنا زیادہ یعنی پچاس ہزار
 روپیہ دینے کو طیار ہیں بشرطیکہ کوئی شخص سورۃ فاتحہ میں بیان شدہ
 حقائق و معارف اپنی کتاب کے مجموعہ میں سے پیش کر کے
 دکھلاوے۔“ (الفصل ۱۲، اپریل ۱۹۶۶ء ص ۲)

مگر آج تک کسی کو سورۃ فاتحہ کے یہ بے مثال نکات معرفت اپنی مذہبی
 کتابوں میں سے پیش کرنے کی جرات نہیں ہو سکی ہے
 مرے پکڑنے پہ قدرت تجھے کہاں صیاد
 کہ بارغ حسن محمد کی عند لیب ہوں میں

عالمگیر کتاب

قرآن کریم کی پانچویں تفصیلت یہ ہے کہ پہلی سب الہامی کتابیں
 مختص القوم، مختص الزمان اور مختص المقام تھیں۔ مگر قرآن مجید ایک دائمی
 اور عالمگیر شریعت ہے۔ جیسا کہ خداوند عز و جل قرآن شریف میں فرماتا

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ
لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ○

(الفرقان : ۲۱)

یعنی وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندہ
پر اتارا ہے کہ وہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے
والا ہے۔

پھر فرمایا :-

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ ○

(السیاء : ۲۹)

ہم نے تجھ کو اے رسول! تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول
بنا کر بھیجا ہے۔

زبردست قرآنی معجزہ

یہاں کَافَّةً لِّلنَّاسِ کے الفاظ میں زبردست قرآنی معجزہ ہیں
جنہوں نے عصائے موسیٰ کی طرح باہمیت اور بہائیت جیسی تحریکوں کا جادو
پاشش پاشش کر دیا ہے۔

وجہ یہ کہ کَفَّ الشَّيْءُ کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ کسی چیز کو اس طرح
جمع کیا جائے کہ اس کا کوئی حصہ باہر نہ رہے۔ (د اقربا) پس اس آیت
میں بالواسطہ طور پر پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ بعض لوگ قرآنی شریعت کو بھلنے

دوسری شریعت لانے کی کوشش کریں گے مگر ان کا دعویٰ سراسر باطل ہوگا۔
 کیونکہ قیامت تک پیدا ہونے والا ہر شخص خواہ وہ کسی ملک یا خطہ کا بسنے
 والا ہو، خواہ مشرقی ہو یا مغربی، اسود ہو یا سفید، ایشیائی ہو یا یورپین،
 ایرانی ہو یا تورانی، وہ قیامت تک قرآن مجید کی شریعت اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ رسالت میں شامل رہے گا۔ کیونکہ وہ سب رسول
 جن پر نجات موقوف ہے صرف قرآن شریف میں محفوظ ہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت
 پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن
 کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔
 نوح انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں
 مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور
 شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔“

دکشتی نوح ص ۱۱۱

پیر اپنے الہام الخیر کلام فی القرآن کا یہ ترجمہ کرتے ہیں :-
 ”تمام خیر اور بھلائی قرآن میں ہے بجز اس کے اور کسی
 جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی۔“

(تذکرہ ایڈیشن ۱۹۶۹ء ص ۵۰)

عالمگیر اقوام متحدہ کا تخیل قرآن میں

قرآن مجید کے عالمگیر کتاب ہونے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ یہی کتاب ہے جس نے سورہ حجرات میں پہلے ہی سے ایک عالمگیر اقوام متحدہ کا تخیل پیش کر رکھا ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؑ نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور "نظام نو" میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اسی طرح یہ خصوصیت قرآن ہی کو حاصل ہے کہ اس نے وحدتِ اقوامی کی بنیادیں چودہ سو سال قبل رکھ دی ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام قوموں کے لئے ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف ایک ایسی امت کے لئے آیا جو آہستہ آہستہ ایک ہی قوم بننا چاہتی تھی سو اب زمانہ کے لئے ایسے سامان میسر آ گئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدتِ کارنگ بنختے جلاتے ہیں۔ باہمی ملاقات جو اصل جوڑ ایک قوم بننے کی ہے ایسی سہل ہو گئی ہے کہ برسوں کی راہ چندہ نوں میں طے ہو سکتی ہے اور پیغامِ رسانی کے لئے وہ سبیلیں پیدا ہو گئی ہیں کہ جو ایک برس میں کسی دور دراز ملک کی خبر نہیں آ سکتی تھی وہ اب ایک ساعت میں آ سکتی ہے۔ زمانہ میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے اور تمدنی دریا کی دھار نے ایک ایسی طرف رُخ کر لیا ہے جس سے

صریح معلوم ہوتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو پھیل ہوئی ہیں ایک قوم بنا دے اور ہزار ہا برسوں کے پھڑے ہوؤں کو پھر باہم ملا دے۔ اور یہ خبر قرآن شریف میں موجود ہے اور قرآن شریف نے ہی کھلے طور پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کے لئے آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :-

”قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا“

یعنی تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں تم سب کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں۔

اور پھر فرماتا ہے :-

”رَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ“

یعنی میں نے تمام عالموں کیلئے تجھے رحمت کر کے بھیجا ہے

(پیشہ معرفت ص ۳۸)

قرآن اور یہودی عارضی حکومت

یہاں میں قرآن مجید کے اس زبردست نشان کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ فلسطین پر اسرائیلی حکومت کے ظالمانہ اقتدار و تسلط سے اسلام اور قرآن کے بین الاقوامی مذہب ہونے کے دعویٰ کو مذہبی دنیا کے سامنے بظاہر مشکوک سا بنا دیا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہود کا یہ عارضی

تبعینہ بھی قرآن مجید کے عالمگیر کتاب ہونے کی دلیل ہے۔ اس لئے کہ خود
قرآن مجید نے سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۵ میں پہلے سے اسکی خبر دے رکھی ہے۔
فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا۔

(بنی اسرائیل : ۱۰۵)

یعنی جب دوسری بار وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو
ہم تم سب کو وہاں (فلسطین میں) جمع کر کے آئیں گے۔
قرآن مجید میں یہ حیرت انگیز پیش گوئی بھی موجود ہے کہ :-

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ إِنَّ لِلْأَرْضِ
يَدْرِيهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ○

(سورہ انبیاء : ۱۰۶)

کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے۔
 اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ
 سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لاکر مسلمانوں کو بسائیں۔
 ”سو خدا تعالیٰ کے عبادت کے الصالحون محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لوگ لازماً اس ملک
 میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ
 ایٹح بم کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ
 خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے۔ چاہے دنیا کتنا بڑا
 لگائے۔“

سیر و حافی جلد سوم ص ۵۲-۵۳

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
 نکلتی نہیں وہ بات خدا ہی تو ہے

انقلابی کتاب

قرآن مجید کی چھٹی اور آخری خصوصیت میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ تمام للہابی
 صحیفوں اور مذہبی کتابوں میں حقیقی طور پر صرف قرآن مجید ہی انقلابی کتاب
 کہانے کی مستحق ہے۔

یہی وہ کتاب جو اُس وقت نازل ہوئی جبکہ دُنیا ظہر العسائر فی البیر

وَالْبَحْرِ (روم: ۴۱) کا نظارہ پیش کر رہی تھی اور خصوصاً عرب جمالت اور
تاریکی اور گمراہی میں غرق تھا۔ مگر اس ظلمانی زمانہ میں کتاب اللہ نے قبل از وقت
یہ خبر دی کہ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَمْرًا وَرَصْدًا (ابراہیم: ۴۵) کہ
قرآن مجید کے طفیل ایسا تغیر عظیم ہو گا کہ یہ زمین ہی بدل جائے گی اور دنیا
کے نقشہ پر ایک نئی زمین، ایک نیا آسمان اور ایک نیا نظام قائم
ہو جائے گا۔

پھر قرآن مجید ہی نے یہ خبر دی کہ فِيهِ ذِكْرُكُمْ (الانبیاء: ۱۱) کہ
اے دنیا بھر کے کمزور اور بے زور مسلمانو! جو حقیر اور کمزور
سمجھے جاتے ہو قرآن تمہیں شرف اور عزت کے بلند مینار تک پہنچاویگا۔
نیز بتایا:۔

فِي بُيُوتِ الَّذِينَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ وَيُذَكِّرَ فِيهَا
اسْمَاءُ۔ (نور: ۲۶)

یعنی جن گھروں میں نورِ قرآنی ہو گا وہ دین و دنیا کی تمام رفعتوں
تک پہنچیں گے اور خدا کے ذکر اور اس کی عبادت سے ہر
وقت محو رہیں گے۔

اسی طرح پیشگوئی فرمائی:۔

وَقُرْبِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَفْعَضُوا
فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝

(قصص: ۶۱)

ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ جو لوگ اسی سر زمین میں کمزور سمجھے گئے
 ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو تمام نعمتوں کا وارث بنا دیں۔
 قرآن مجید کی یہ پیشگوئیاں کس شان سے پوری ہوئیں اور قرآن اور
 آنحضرتؐ کی قوتِ قدسیہ نے چند سالوں کے اندر کتنی حیرت انگیز تبدیلی
 روئے زمین پر پیدا کر ڈالی۔ یہ مذہبی تاریخ کا ایک کھلا ورق ہے۔

قرآن کا پیدا کردہ انقلاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لفظوں میں اس کا بلیغ نقشہ کھینچا
 ہے۔ فرماتے ہیں:-

”جب ہمارے بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ظاہر
 ہوئے تو ایک انقلابِ عظیم دنیا میں آیا اور تھوڑے ہی دنوں میں
 وہ جزیرہ عرب جو بحرِ بیت پرستی کے اور کچھ بھی نہیں جانتا
 ایک سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا۔“

(پیشہ معرفت خاتمہ ص ۷)

پھر فرماتے ہیں:-

”کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر، بے زور،
 بے کس، اتنی، تعلیم، تنہا، مغرب ایسے زمانہ میں کہ جس میں کہ
 ہر ایک قوم پودے کی پوری طاقتِ مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی
 ایسی روشنی تعلیم لایا کہ اپنی براہینِ قاطعہ اور حججِ واضحہ سے

سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بننے
 پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے فاش غلطیاں نکالیں
 اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے، زور بھی ایسا دکھایا کہ
 بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو
 بٹھایا..... آج دنیا میں وہ کونسی کتاب ہے جو ان سب باتوں
 میں قرآن شریف کا مقابلہ کر سکتی ہے؟

(بزمین احمدیہ حصہ دوم ص ۱۳۶-۱۳۷)

۵ وہ تاج قیصر و کسریٰ وہ کرو فرشتا مانہ
 ہو اسب کچھ فنا جو نہی محمد کے گدا پیچھے

صحابہ اور انوارِ قرآنی کی اشاعت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اندر یہ بھاری انقلاب چونکہ
 قرآن مجید ہی کی بدولت واقع ہوا تھا اس لئے وہ اس پاک کلام پر
 جان و دل سے نڈا ہو گئے اور عاشقانہ جوش سے اس کے انوار و
 تعلیمات کی اشاعت کے لئے جان تک کی بازی لگا دی۔ چنانچہ حضرت مہدی
 موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بزر ہو گئیں۔ اور وہ
 دعوتِ اسلام کے لئے ممالکِ شرقیہ اور مغربیہ تک پہنچے اور
 ملتِ محمدیہ کی اشاعت کے لئے بلادِ جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف

انہوں نے سفر کیا..... اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تکدو
 میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے اٹھانہ رکھا یہاں تک کہ دین کو
 فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچایا اور جہاں
 جہاں گزرنے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا اور شرک نے اپنی تلوار
 کھینچ رکھی تھی سبک پہنچے۔ انہوں نے موت کے سامنے سے
 متنہ نہ بچھا اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ بیٹھے اگرچہ کاروں
 سے بڑے بڑے کٹے گئے۔ وہ لوگ جنگ کے وقتوں میں
 اپنی قدم گاہوں پر استوار اور قائم رہتے تھے اور خدا کے لئے
 موت کی طرف بڑھتے تھے۔ وہ ایک قوم سے جنہوں نے کبھی
 جنگ کے میدانوں سے نکلنے نہ کیا اور زمین کی انتہائی آبادی
 تک زمین پر قدم مارتے ہوئے پہنچے۔

(بخاری، ترمذی، ابن ماجہ، ترمذی، ابن ماجہ، ترمذی، ابن ماجہ)

حاملین قرآن کا بلند مقام

خدا تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں صحابہ کرام پر ہوں جنہوں
 نے اپنے خون سے شجر اسلام کی آبیاری کی اور اپنی جانیں نچھاور کر کے
 قرآنی باغ کو پرا بھرا کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-
 أَكْرَمُوا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فَمَنْ أَكْرَمَهُمْ فَقَدْ
 أَكْرَمَنِي“ (فردوسی دہلی بحوالہ جامع الصغیر لسیولہ جلد ۱ ص ۱۸۱)

قرآن پھیلانے والوں کی عزت کرو جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی۔

پھر فرمایا :-

حَامِلٌ الْقُدْرَانِ حَامِلٌ رَأْيَةِ الْإِسْلَامِ - مَنْ

أَكْرَمَهُ فَقَدْ أَكْرَمَ اللَّهَ - (ایضاً)

قرآن کے حامل اسلام کے علمبردار ہیں۔ جس نے ان کی عزت کی اس نے خدا کی عزت کی۔

انقلاب قرآنی کے دوبارہ رونما ہونے کی خبریں

قرآن مجید چونکہ عالمگیر کتاب ہے اس لئے اس کی انقلاب انگیز تاثرات بھی قیامت تک ختم نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ خود قرآن مجید نے سورہ جمعہ رکوع میں خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تا یہ آخرین میں بھی ہو گا۔ اس طرح دوبارہ قرآنی انقلاب برپا کیا جائے گا۔ اس پیشگوئی کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَوْ كَانَ الْعِلْمُ مَعْلَقًا بِالثَّرِيَّا لَتَنَادَلَهُ قَوْمٌ مِّنْ

أَبْنَاءِ فَارِسٍ * (مجموعہ صغیر جلد ۲ ص ۲۵۳)

اگر کسی زمانہ میں علم قرآن ثریا سے بھی اوپر چلا گیا تو ابنا فارس کی ایک قوم اس کو پھروا پس سے آئے گی۔

علاوہ ازیں مشرکان میں ہے :-

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَبِالْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَىٰ الدِّينِ كُلِّهِ ۚ (الصافات)

اس آیت میں جو شجری دی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح مہدی کے ذریعہ قرآن مجید کو عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا جیسا کہ احادیث (ابوداؤد جلد ۴ صفحہ ۱۱۱) اور زبیریم تقامیر سے ثابت ہے (ابن جریر جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ تفسیر حسین سورہ صافات)۔
ابن کثیر شہرہ آفاق صوفی کامل حضرت محی الدین ابن عربی نے ظہور مہدی کو "الساعة" قرار دیا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۱)

اور اپنے کشفی علم کی بنا پر "ذالك الكتاب" کا یہ مطلب لکھا کہ قرآن مجید کو جس طرح مہدی موعود پڑھے گا اور کوئی نہیں پڑھ سکے گا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۱)
برعاشیہ مرائس القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ مطبع نو لکھنؤ اسکی طرح آیت "اتشركت الارضون بربها" کی تفسیر یہ فرمائی کہ خدا کے لور سے زمین کے جگہ جگہ ٹھننے کا قرآنی وعدہ بھی مہدی موعود کے زمانہ میں پورا ہوگا۔

(ایضاً صفحہ ۱۱۱)

آپ نے "عسی ان یتبعک ربک مقاماً محموداً" کی یہ پر معارف تشریح بھی فرمائی کہ مقام محمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم مقام نعم الولاہ ہے جس میں دنیا کا ہر فرد بشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کریگا اور فرماتے ہیں کہ یہ حیرت انگیز انقلاب بھی ظہور مہدی کیساتھ آوے گا البتہ یہ (ایضاً صفحہ ۱۱۱)
ہم پر کرم کیا ہے خدا نے غیور نے
پورے پورے ہوئے ہوئے وعدے گئے تھے تھوڑے

جماعت احمدیہ کا عالمگیر جہاد کبیر

سولہ صدی قبل از ۱۸۰۰ء کے مطابق مسیح مہدی کی جماعت قرآنی مجید اور سیدنا خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو ساری دنیا میں بلند کرنے کے لئے پوری سر فرودوشی سے اشاعتِ قرآن کا جہاد کبیر کر رہا ہے جس کے نتیجے میں خدا کے فضل سے قرآن مجید کو از سر نو شوکتِ رفتہ حاصل ہوتی جا رہی ہے اور لاکھوں انسان جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیوں سے ڈرتے تھے اب سو نہیں سکتے جب تک حضور علیہ السلام پر درود نہ پڑھ لیں۔

دنیا میں آج قابلِ قرآن کون ہے؟

گروہ ہم نہیں تو اور مسلمان کون ہے؟

علامہ نیاز فتح پوری مرحوم نے مجاہدین احمدیہ کی نسبت لکھا تھا۔

”آج دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردانِ

خدا اسلام کی صحیح تعلیم... کی نشر و اشاعت میں مصروف نہ

ہوں... اور جب قادیان اور پلوہ میں خدائے اقدس اکبر ملت

ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یہ دنیا بھر میں ایشیا کے ان

بے بیاد و نادیک گوشوں سے جواہری گواہی بلند ہوتی ہے۔ جہاں

سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم اٹکے

بڑھاتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ (ملاحظہ فرمائیں نیاز فتح پوری)

ایک پر شوکت پیشگوئی

آخر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؑ کی ایک پر شوکت پیشگوئی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں :-

”آج دُنیا کے ہر بڑے عظیم پر احمدی مشنری اسلام کی لڑائیاں

لڑ رہے ہیں..... ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت

کا جھنڈا اُٹھایا گیا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور

الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دُنیا

کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں۔ گو دُنیا

کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں لیکن

دُنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے۔ مخالفت میں خواہ کتنی ہی

بڑھ جائے یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ

سورج ٹل سکتا ہے، ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے

ہیں، زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے، لیکن محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب

اب کوئی شخص روک نہیں سکتا۔“

۱۔ قسم اُس ذات کی جس نے محمد کو کیا پیدا
 قسم اُس ذات کی جس نے ہمیں اُس کا کیا پیدا
 یقیناً شکرِ شیطان شکستِ فاش کھائے گا
 علمِ اسلام کا سانسِ جہاں پر پہلے سانسے گا
 (خادم)

